بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم الاتوار — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۸ تبوک ۱۳۴۷ ہش ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۰۲

25

اخبار احمدیہ

○ — کراچی ۶-۵ تبوک (بذریعہ تار)
مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ۶-۵ تبوک کو کراچی سے جو اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○ — ربوہ ۷ تبوک۔ کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ آپ نے سورۂ آل عمران کی آیت یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب کو تقویٰ کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرنے اور اسلامی تعلیم کا ہر لحاظ سے نہایت اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ ثانیہ کے دوران آپ نے یوم دفاع پاکستان کی اہمیت واضح کرتے ہوئے پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور سلامتی و استحکام کے لئے نماز کے دوران دعائیں کرنے کی تحریک کی۔

○ — مکرم قریشی محمود الحسن صاحب نے سرگودھا سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم عبدالرحیم صاحب پراچہ آف اسلام آباد کو ٹریفک کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ آپ پر بے ہوشی طاری ہے اور آپ راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے آمین۔

پاکستان مستحکم بنیادوں پر قائم ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی

کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور یقیناً ہم ہی فتح یاب ہوں گے

(قائد اعظم)

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے ۲۳ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک بیان میں فرمایا:-

(۱) "جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکستان کو ختم کر دیں گے بڑی بھول میں مبتلا ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب ہو سکے۔ پاکستان کے متعلق جواب مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے ہمارے دشمنوں کے خوابوں یا ارادوں کا نتیجہ جس کی وجہ سے وہ قتل یا خونریزی پر اتر آئے ہیں۔ سوائے اس کے کچھ نہ نکلے گا کہ کچھ معصوم و بے گناہ انسانوں کا خون ہو۔ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے اپنے فرقہ کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہیں۔ مہذب و متمدن دنیا ان کے وحشیانہ طرز عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور یقیناً ہم ہی فتح یاب ہوں گے"

(۲) "میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تو نے ہی یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں بخشی ہے، تو ہی یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر و استقلال عطا فرما اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں۔"

(بیان ۲۴ اگست ۱۹۴۷ء)

ربوہ میں یوم دفاع پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

جملہ ادارہ جات میں عام تعطیل۔ پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور استحکام کے لئے خصوصی دعائیں

ربوہ ۷ تبوک۔ کل ۶ تبوک (ستمبر) کو ربوہ میں یوم دفاع پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید وقف جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن اور ذیلی تنظیموں کے جملہ دفاتر نیز تمام تعلیمی ادارہ جات میں حسب سابق عام تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد مساجد میں پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے۔ نیز شہداء کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کی گئیں۔ مسجد مبارک میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری امیر مقامی نے اور دیگر مساجد میں صدران محلہ جات یا ائمہ مساجد نے اجتماعی دعا کرائی۔ دن طلوع ہوتے پر تا دن کمیٹی کی عمارت پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ نیز لوگوں نے شہداء کے قبرستان جا کر میجر منیر احمد شہید، کیپٹن نذیر احمد شہید اور دوسرے شہداء کے مزاروں پر دعا کی۔

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے اس روز مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد خطبہ ثانیہ کے دوران پاکستان کی سلامتی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنے کی پرزور تحریک کی۔ آپ نے فرمایا چونکہ نماز کے دوران انسان خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس لئے نماز میں کی جانے والی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ پس نماز جمعہ کے سجدوں کے دوران سب احباب پاکستان کی سلامتی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کیلئے اور اسکے بیرونی و اندرونی بدخواہوں اور دشمنوں کی اپنے منصوبوں میں ناکامی کے لئے خاص توجہ کے ساتھ دعائیں کریں۔ چنانچہ سجدوں کے دوران اس مقصد کے پیش نظر خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ بعد ازاں اہم عمارتوں پر جھنڈا لہرایا گیا۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ تبوک ۱۳۴۷ ہش

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا

اسلام دینِ فطرت ہے اس کا دعوے خود قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا۔ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ۔ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥

ترجمہ:۔ (تو) اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر (وہ فطرت) جس پر اللہ (تعالےٰ) نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ (تعالیٰ) کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

اس سے واضح ہے کہ قرآن کریم جو ہدایات اور لائحہ حیات انسان کے لئے مقرر کرتا ہے وہ ایسا ہے کہ اگر اس کو اختیار کیا جائے۔ تو خود انسانی فطرت اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اور انسان حقیقت کو پہچان لیتا ہے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے سے وہ اس منزل مقصود کو پا لیتا ہے جو انسانی زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ میں ص۴۴ پر فرماتے ہیں:۔

" اسلام ایک کتاب مبین پیش کرتا ہے جو اپنے تمام احکام پر بالتفصیل روشنی ڈالنے والی ہے۔ اور جس کا مقابلہ نہ تورات کر سکتی ہے اور نہ انجیل کر سکتی ہے۔ نہ ژند دستا کر سکتے ہیں۔ اور نہ دنیا کی کوئی اور کتاب یا صحیفہ کر سکتا ہے۔

کتاب مبین کے ذکر میں اس امر کا بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کتاب مبین کی شناخت کا انحصار صرف ظاہری دلائل اور براہین پر ہی نہیں رکھا۔ بلکہ اس نے کتاب مبین کی سچائی کے لئے ایک اور کتاب بھی تیار کی ہوئی ہے جسے قرآنی اصطلاح میں کِتَابٌ مَّكْنُوْنٌ (سورہ واقعہ آیت ۷۹) کہا جاتا ہے کتاب مکنون کی مثال اس پانی کی سی ہے۔ جو زمین کے اندر مخفی ہوتا ہے۔ اور کتاب مبین کی مثال نہروں دریاؤں اور چشموں کے پانی کی سی ہے۔ جو ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح نہروں اور دریاؤں یا بادلوں کے پانی کی وجہ سے کنواں کا پانی بھی چڑھ آتا ہے۔ اسی طرح کتاب مبین کی آمد پر کتاب مکنون بھی اپنے خزانے اگلنے لگتی ہے۔ اور جب کتاب مبین کا پانی برسنا بند ہو جائے تو کتاب مکنون بھی مخفی تر ہو جاتی ہے۔ کتاب مکنون سے مراد فطرت صحیحہ اور ضمیر ہے . . . . اور کتاب مبین خدا تعالےٰ کا تازہ الہام ہے اور کتاب مبین کی سچائی کا ثبوت یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کتاب مکنون کے مطابق ہو۔ گویا اصل میں یہ دونوں ٹکڑے ایک ہی کل کے ہیں۔ جسے کتاب مطلق کہنا چاہیئے۔ اور جب کتاب مکنون اور کتاب مبین کا اتحاد ہو جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ کتاب مبین اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے آئندہ لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے اپنی کتاب کا ایک ٹکڑا ان کے دلوں اور دماغوں میں بھی رکھ دیا ہے۔ تا کہ جو کتاب اس کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی قرار پائے۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ ص۴۴)

اس امر کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرمائی ہے۔

" ایسا ہی ایک علم کا ذریعہ انسانی کانشنس بھی ہے۔ جس کا نام خدا کی کتاب میں انسانی فطرت رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا۔

یعنی خدا کی فطرت جس پر لوگ پیدا کئے گئے ہیں اور وہ نقش فطرت کیا ہے۔ یہی کہ خدا کو لاشریک۔ خالق الکل، مرنے اور پیدا ہونے سے پاک سمجھنا اور ہم کانشنس کو علم الیقین کے مرتبہ پر اس لئے کہتے ہیں کہ گو بظاہر اس میں ایک علم سے دوسرے علم کی طرف انتقال نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ دھوئیں کے علم سے آگ کے علم کا ہر طرف انتقال پایا جاتا ہے۔ لیکن قسم کے باریک انتقال سے یہ مرتبہ خالی نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز میں خدا نے ایک نا معلوم خاصیت رکھی ہے۔ جو بیان اور تقریر میں نہیں آ سکتی۔ لیکن اس چیز پر نظر ڈالنے اور اس کا تصور کرنے سے بلا توقف اس خاصیت کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے۔ غرض وہ خاصیت اس وجود کو ایسی لازم پڑی ہوتی ہے۔ جیسی کہ آگ کو دھواں لازم ہے۔ مثلاً جب ہم خدا تعالےٰ کی ذات کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ کہ کیسی ہونی چاہیئے۔ آیا خدا ایسا ہونا چاہیئے کہ ہماری طرح پیدا ہو اور ہماری طرح دکھ اٹھاوے۔ اور ہماری طرح مرے۔ تو معاً اس تصور سے ہمارا دل دکھتا اور کانشنس کانپتا ہے۔ اور اس قدر جوش دکھلاتا ہے۔ کہ گویا اس خیال کو دھکے دیتا ہے اور بول اٹھتا ہے کہ وہ خدا جس کی طاقتوں پر تمام امیدوں کا مدار ہے۔ وہ تمام نقصانوں سے پاک اور کامل اور قوی چاہیئے اور جب ہی خدا کا خیال ہمارے دل میں آتا ہے معاً توحید اور خدا میں دھوئیں اور آگ کی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ ملازمت تامہ کا احساس ہوتا ہے۔ لہٰذا جو علم ہمیں ہمارے کانشنس کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ علم الیقین کے مرتبہ میں داخل ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۸۴ تا ص۱۸۶)

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیر و سیاحت بھی اللہ کے راستہ میں جہاد ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّیْ فِی السِّیَاحَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِیْ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کی سیر و سیاحت بھی اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔

مُسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآن کریم پر ہے

خود قرآن مجید پڑھو اس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی اس کی برکات سے آگاہ کرو

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

فرماتا ہے۔ چونکہ مومنوں کے لئے آسمان اور زمین کی پیدائش میں ایک بہت بڑا نشان ہے مگر کافر اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اس لئے اب یہی علاج باقی ہے کہ تو قرآن کریم لوگوں کو سناتا رہ تاکہ اس کی مدد سے لوگ حقیقت کو سمجھیں اور انہیں بھی اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآن کریم پر ہی ہے اور ان کے تنزل کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ نہ وہ خود قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو قرآن کی طرف توجہ دلاتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار ہی قرآن کریم پر ہے۔ یہ ایک روحانی غذا ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے لیکن جس طرح غذا کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ مثلاً آٹے سے کبھی پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں کبھی پھلکے اور کبھی تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں اسی طرح قرآن کریم کی غذا بھی کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں حج کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں یہ پراٹھا بن گئی ہے کہیں پنجیری بن گئی ہے۔ کہیں پھلکے بن گئی ہے مگر ہے وہی چیز۔ لیکن ان چیزوں کا صرف بن جانا کافی نہیں جب تک ہم انہیں چبائیں نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں۔ جب تک یہ غذا معدہ اور انتڑیوں کے دور سے نہ نکلے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اسی لئے میں نے "ذہنی جگالی" کی ایک اصطلاح بنائی ہوئی ہے۔ یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے۔ کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے۔ اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ چونکہ ایک جانور چوبیس گھنٹہ تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھاتا جاتا ہے لیکن جب کھرلی پر آتا ہے تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے یہی طرح روحانی جگالی کی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ مُنہ میں ڈال لیتا ہے۔ لیکن اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ وقت آنے لگ جائیں گے یا قے آ جائے گی اور روٹی باہر نکل آئے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ اس غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے یہودیوں کی مثال اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے اور اس وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ان مراتب میں سے گزارا جائے جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب میں سے گزارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہو گا۔ پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو۔ اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے۔ اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔ لوہے کو دیکھ لو یورپ اس سے انجن بناتا ہے لیکن ہمارے ملک میں اس سے محض ہتھوڑے وغیرہ بنائے جاتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ قینچیاں بنا لیتے ہیں پرانے زمانہ میں عورتیں سیر سیر سونا کانوں میں ڈال لیتی تھیں ان کے کان لٹک جاتے تھے۔ ان میں بڑے بڑے سوراخ ہو جاتے تھے اور وہ سمجھتی تھیں ہم بڑی مالدار ہیں۔ لیکن اسی سونے سے یورپ کے ممالک نے بعض اشیاء تیار کیں اور ان کے ذریعے دوسرے ممالک سے کئی گنا زیادہ مال لے آئے۔ پس کسی چیز کا موجود ہونا کافی نہیں۔ تم اس بات پر فخر نہ کرو کہ تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ اگر تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے تو سوال یہ ہے کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ اور اگر تم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تم سے بڑھ کر بدقسمت بھی اور کوئی نہیں۔ کیونکہ تمہاری جیبوں میں سونا بھرا ہے مگر تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

میرے پاس ایک دفعہ دیوبند کے دو طالب علم آئے انہوں نے کہیں سے یہ سُن لیا تھا کہ میں نے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ میرے پاس کچھ اور دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے وہ دونوں طالب علم بھی آ کر بیٹھ گئے اور ان میں سے ایک جو زیادہ تیز معلوم ہوتا تھا اس نے کہا آپ کہاں تک پڑھے ہوئے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ گستاخ ہے میں نے کہا میں نے کچھ نہیں پڑھا۔ اس نے کہا۔ پھر بھی آپ کس مدرسے میں پڑھتے ہیں میں نے کہا اگر میں پڑھا ہوتا تو میں پہلے ہی بتا دیتا۔ وہ کہنے لگا کیا آپ ہندوستان یا پنجاب کے کسی سکول کے فارغ التحصیل نہیں ہیں؟ میں نے کہا کہ میں نے ایک دفعہ واضح کر دیا ہے کہ جس چیز کو آپ پڑھائی خیال کرتے ہیں۔ وہ میں نے کہیں سے بھی حاصل نہیں کی۔ جس وقت میں نے یہ کہا تو اس کے دوسرے ساتھی نے جو ذرا ہوشیار معلوم ہوتا تھا اس کے گھٹنے کو چھو کر چُپ کرانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ وہ جوش میں تھا چُپ نہ ہوا۔ اس نے کہا اس کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ بالکل اَن پڑھ ہیں۔ میں نے کہا آپ کی گفتگو کی بنیاد اس بات پر تھی کہ میں کس مدرسے میں پڑھا ہوا ہوں اور کس نصاب کو میں نے پاس کیا ہے۔ سو میں نے کوئی سکول کا نصاب پاس نہیں کیا۔ میں نے اسی کتاب سے تعلیم حاصل کی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی اور آپؐ نے اپنے متبعین کو دی اور وہ قرآن کریم ہے۔ اب آپ فیصلہ کر لیں کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ) ہر قسم کے علوم سے ناواقف تھے یا عالم؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ساری دنیا کو آپؐ نے عالم بنا دیا۔ بے شک جو درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ بہت بلند ہے مگر ہم دونوں ایک ہی کتاب پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ میرے اس جواب پر وہ خاموش ہو گیا۔

غرض لوگوں کے نزدیک جب تک کسی نے سُلّم۔ شمس بازغہ۔ شروح کافیہ۔ شروح شافیہ اور ہدایہ وغیرہ کتب نہ پڑھی ہوں وہ عالم نہیں کہلا سکتا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ منطق تھی نہ فلسفہ صرف قرآن ہی قرآن تھا۔ لیکن لوگ چاہتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ سے ہٹ کر بندوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ اگر میں یہ کہتا ہوں کہ میں فلاں کتاب پڑھا ہوا ہوں جو مصنفہ خدا تعالےٰ ہے تو یہ بات انہیں تسلی نہیں دیتی۔ انہیں یہ بات تسلی دیتی ہے کہ کسی نے وہ کتاب جو مصنفہ بیضاوی ہے پڑھی ہو۔ مصنفہ خدا تعالےٰ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں حالانکہ تمام علوم کا سرچشمہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔

پھر اُتْلُ کہہ کر اللہ تعالےٰ نے صرف قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں دلائی بلکہ اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ

تم قرآن کریم کی تعلیم دنیا کے تمام غیر مذاہب کے سامنے پیش کرو اور انہیں بھی اسلام میں شامل کرنے کی کوشش کرو۔ گویا تبلیغ میں دوسری چیزوں پر زیادہ زور نہ دو۔ بلکہ قرآن کریم کے ذریعہ سے ہی تبلیغ کیا کرو۔ یہ حکم بھی ایسا ہے جس کی طرف سے مسلمانوں نے اپنی توجہ کو کلیتہً ہٹا رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یعنی تم میں سے ہمیشہ ایک ایسی امت ہونی چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور انہیں نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور امت کے معنے ایک ایسی جماعت کے ہیں جو اپنے اندر نظم رکھتی ہو اور وہ کسی مرکزی نقطہ کے گرد چکر کھا رہی ہو۔ پس اس آیت میں مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو مقصدِ تبلیغ کو لے کر کھڑے ہوں اور ان کا عمر بھر یہی کام ہو کہ وہ ایک نظام کے ماتحت رہیں اور اسلام پھیلائیں۔ . . . قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ایک دوسرے مقام پر بھی فرماتا ہے کہ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا یعنی اے مسلمانو! تم اس قرآن کے ذریعہ دشمنوں سے جہاد کرو کہ یہی جہادِ کبیر ہے۔ پس بڑا جہاد وہی ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ سے کیا جائے اور تبلیغِ اسلام پر زور دیا جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں قرآن کریم کو پیش کر کے اسلام کی فضیلت اور اس کی برتری ثابت کی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ہر مسلمان کو توجہ دلائی ہے کہ تم قرآن کریم ہاتھ میں لو اور دنیا میں نکل جاؤ۔ اور خود بھی قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی قرآن سناؤ اور ان سے عمل کرواؤ اور پھر جو لوگ اسلام کی خوبیوں سے روشناس نہیں ان کو بھی قرآن کریم کے ذریعہ اسلامی انوار اور برکات سے آگاہ کرو اور کوشش کرو کہ دنیا میں ہر جگہ قرآن کی حکومت ہو۔ اسلام کی حکومت ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۳۲۸ تا ۳۳۱)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

یورپین ممالک میں وقف عارضی کے اثرات

اس سال محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے مطابق وقف عارضی کا عرصہ ڈنمارک میں گزارا۔ ان کے کام کی رپورٹ محترم سید کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کی طرف سے موصول ہوئی ہے جسے شائع کیا جاتا ہے۔ (نائب ناظر اصلاح وارشاد)

کارروائی وفد رقم ۱۷۷۴ وقف عارضی

(۱۷ر جولائی ۶۸ء تا ۲۷ر جولائی ۱۹۶۸ء)

یہ عشرہ مبارک محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد "نصرت جہاں" جماعتِ احمدیہ ڈنمارک میں وقف عارضی کے منصوبہ کے مطابق گزارا۔ گزشتہ سال انہی دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے سلسلہ میں یہاں قیام فرما ہو کر جماعت کے لئے غیر معمولی برکات کا موجب ہوئے۔ یہ حسین اتفاق خدا تعالےٰ کا احسان نظر آتا ہے کہ ایک طرف تو حضور کے فدائی اور دینِ اسلام کے مخلص خادم محترم چوہدری صاحب موصوف پہلے واقفِ عارضی کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے اور دوسری طرف یورپ کے نو احمدیوں میں سے پہلے سویڈس احمدی غلام احمد صاحب وقف عارضی کے فریضہ کے لئے انہی دنوں ایشیا کے ایک ملک میں تشریف لے گئے۔

جہاں تک محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ذاتی طور پر اس سے فیض پہنچا اس کا ذکر انہوں نے اپنی رپورٹ میں فرما دیا ہے جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جماعتِ احمدیہ سکنڈے نیویا نے کس حد تک اس مبارک تحریک سے استفادہ کیا ہے اس کا ان سطور میں ذکر کیا جاتا ہے۔

عصر اور مغرب کی نماز کا درمیانی عرصہ سات بجے سے نو بجے تک (بجز ایک روز کے) روزانہ "استفسار کا جواب" کی نوعیت کی مجلس ہوتی رہی جس میں چوہدری صاحب موصوف حاضرین کے سوالات کے جواب دیتے رہے جو حاضرین کی علمی وسعت اور روحانی تشفی کا موجب ہوئے۔

اس مجلس میں سکنڈے نیوین احمدی بھائی اور بہنوں کے علاوہ مصری، شامی، لبنانی، ترکی، افغانی، پاکستانی مسلمان بھائیوں کے علاوہ عیسائی اور ہندو بھی شامل ہوتے رہے۔ ظہر اور شام کے کھانے پر اسلام سے دلچسپی رکھنے والے دوستوں کو بلایا گیا اور مکرم چوہدری صاحب کو انہیں تبلیغ کا موقع ملتا رہا۔

اس بات کو بھی مدِنظر رکھا گیا کہ زیادہ سے زیادہ دوست مسجد کے ملحقہ رہائشی مکان میں قیام فرما کر نماز باجماعت (فجر کی نماز ان دنوں ۳½ بجے ہوتی رہی) کے علاوہ آپ کی صحبت سے اپنے ظرف اور توفیق کے مطابق فیض حاصل کر سکیں۔

آپ نے دو خطباتِ جمعہ دیئے جن میں جماعت کو ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ غیر از جماعت کے لئے بھی یہ خطبات بہت دلچسپی کا موجب ہوئے۔ نمازوں میں ان ایام میں غیر معمولی طور پر زیادہ حاضری رہی

عیسائی پادریوں کا ایک وفد آپ سے تبادلۂ خیالات کے لئے آیا۔ اس نے خصوصیت سے احمدیت میں خلافت کا مقام، بانیٔ سلسلہ کی تفسیر قرآن کا مقام، اور اسلامی ملکوں میں عیسائی اقلیتوں کے حقوق کے متعلق استفسارات کئے۔ وفد پر بہت ہی خوشکن اثر ہوا جس کا انہوں نے بعد میں خاکسار اور بعض اور دوستوں کے سامنے اظہار کیا۔

عرب ڈینش سوسائٹی کا ایک وفد بھی ملاقات کے لئے آیا اسے بتایا گیا کہ عرب مسائل کا حل یہی ہے کہ وہ حقیقی ایمان باللہ پیدا کریں۔

عیسائیوں کے واحد روزنامہ کے مدیر نے مکرم چوہدری صاحب کا ایک خاص انٹرویو لیا جو نمایاں صفحہ پر شائع ہوا۔

یہ تو وہ مساعی ہیں جو مسجد "نصرت جہاں" میں ہوئیں۔ مسجد سے باہر کی مصروفیات یہ ہیں:۔

محترم چوہدری صاحب مکرمی نثار احمد خان صاحب نو احمدی، مکرمی ہانس صاحب جنہوں نے ابھی بیعت نہیں کی اور عبد الرؤف خان صاحب جو مخلص احمدی خاندان سے ہیں کے گھروں میں تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ مکرم محمد ادریس خاں صاحب بنگلش نو احمدی (جو تبلیغ کا جوش رکھتے ہیں) نے ایلی نور انٹرنیشنل کالج میں محترم چوہدری صاحب کی تقریر "اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ" کے موضوع پر کرانے کا انتظام کیا۔ تقریر خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہی اور پریس میں بھی آئی۔ مکرمی شاکر حسین صاحب۔ مکرمی مبارک احمد صاحب، مکرمی ڈاکٹر عبد الباسط صاحب نے جمعہ کی شام کو آنمحترم کو الوداعی کھانا دیا۔

آخری روز ڈنمارک کے پادریوں اور عیسائیت کے طلبہ کی ایک غیر معمولی کانفرنس میں جس میں ڈنمارک۔ ناروے۔ سویڈن اور دور دراز ممالک کے ۵۰۰ عیسائی نمائندے شامل تھے محترم چوہدری صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ دنیا کے موجودہ اخلاقی مذہبی اور روحانی مسائل کا واحد حل اسلام قبول کرنے میں ہے اس طرح سارے ملک کے مذہبی حلقوں کے ذمہ دار طبقہ تک اسلام کا پیغام پہنچ گیا۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بھی اس کا ذکر آیا۔

سارا ہی عرصہ دعاؤں سے شغف رہا۔ سامعین کی علمی وسعت کے ساتھ ساتھ روحانی جلا کے سامان پیدا ہوتے رہے۔ اکثر دوستوں نے اپنے اندر بیداری اور روحانی ترقی محسوس کی۔ اللہ تعالےٰ اپنی جناب سے محترم چوہدری صاحب موصوف کو جزائے خیر سے نوازے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی خدا تعالےٰ کے فضل سے روح کی پرورش جماعت کی تربیت و بیداری اور تبلیغِ اسلام کے لئے یہاں بھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

درخواستِ دعا

خاکسار ان دنوں گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ اور بھائی سخت بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔

ماسٹر بشارت احمد

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کی بڑی بہو

حضرت سیدہ بی بی صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

مکرم صاحبزادہ احمد لطیف صاحب ابن محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب

ہماری نانی جان مرحومہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے خاندان کی وہ آخری خاتون تھیں جنہوں نے حضرت شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کا پر نور چہرہ دیکھا آپ کی پاکیزہ صحبت میں ایک لمبا عرصہ رہ کر آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا وہ ہمارے خاندان کے ہر فرد کو سوگوار کر کے اپنے پیارے رب سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ہمارے خاندان کے لئے نہایت ہی بابرکت وجود تھیں

مرحومہ کی شادی غالباً ۱۸۹۹ء میں ہوئی حضرت شہید مرحوم نے خود اپنے خاندان میں ہی اپنے سب سے بڑے فرزند سے ان کی شادی کرائی ۱۹۱۰ء میں نظر بندی کی بیماری میں مرحومہ کے شوہر صاحبزادہ محمد سعید صاحب فوت ہو گئے اور مرحومہ کو بیوہ اور تین معصوم بچے (دو صاحبزادیاں ایک بیٹا) یتیم چھوڑ گئے

۱۹۰۳ء میں حضرت شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں اور باوجود سخت ناموافق حالات کے مرتے دم تک نہایت استقامت سے احمدیت پر قائم رہیں حضرت شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ساتھ ہی افغان حکومت نے ہمارے خاندان کو افغانستان کے دوسرے کونے ترکستان میں بھیج دیا۔ ترکستان جانے والے اس قافلہ کی آپ دوسری بزرگ خاتون تھیں جنہوں نے چھوٹوں بڑوں کو ہر گھڑی صبر و استقامت کی عملی تلقین فرمائی۔ ہمارا خاندان سات سال کا لمبا عرصہ نظربندی کی حالت میں ترکستان میں رہا جو مصائب مرحومہ نے خاندان کے ساتھ وہاں برداشت کئے وہ ایک طویل درد بھری کہانی ہے مرحومہ اکثر یہ انداز میں فرمایا کرتی تھیں کہ اگر احمدیت حق نہ ہوتی تو افغانستان کی اس وقت کی ظالمانہ حکومت میں شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کے بے سہارا خاندان کی مستورات الٰہی حفاظت میں ہرگز نہ رہ سکتیں۔ رب العزت نے سر سر سال تک انکی غیر معمولی حفاظت فرمائی۔ مرحومہ فرمایا کرتی تھیں کہ ترکستان میں سات سال کے عرصہ میں ہم نے سنگا تار جو کی روٹی کھائی۔ ہمارے معصوم بچے گندم کی روٹی کو ہمیشہ ترستے رہے۔ چند بچے تو شدمول کی تاب نہ لا کر فوت ہو گئے جب مرحومہ یہ ذکر کرتیں تو بار بار فرماتیں الحمد للہ الحمد للہ ہم نے صبر سے وہ دن کاٹے۔ ہمیں بے حد خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت شہید مرحوم کی قربانی کے بعد شرمندہ نہیں کیا بلکہ ہر قدم پر استقامت اور صبر کا نمونہ دکھانے کی توفیق بخشی ہے

نماز روزہ تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں میں آپ نمونہ تھیں میں نے اپنی زندگی میں اتنا اہتمام نماز کے ادا کرنے میں اور کسی میں نہیں دیکھا۔ نہایت عمدہ اور صاف لباس پہنتیں نہایت عمدہ جائے نماز پر جب نماز ادا کرتیں تو سارا ماحول نورانی معلوم ہوتا تھا۔ آپ کے چہرہ پر اتنا خشوع و خضوع نظر آتا کہ انسان کو یقین ہو جاتا کہ واقعی مرحومہ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑی ہیں آپ کی پاک زبان پر ہمیشہ تسبیح و تحمید کا ورد رہتا۔ سخاوت آپ کو خاندانی ورثہ میں ملی تھی۔ شفقت و بزرگی کا یہ عالم تھا کہ ہمارے خاندان میں نہ آپ کسی سے ناراض ہوئیں اور نہ ہی کبھی کوئی آپ سے ناراض ہوا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خاندان کا ہر فرد یہ محسوس کرتا تھا کہ گویا وہ میری کامل ہے اور مجھ پر بہت مہربان ہیں۔ مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والی ہیں۔

۱۹۲۶ء میں ہمارے خاندان نے ہجرت کی اور سرائے نورنگ ضلع بنوں میں آباد ہوا۔ یہ اس لحاظ سے ہمارے خاندان کے لئے ایک اور آزمائش کا وقت تھا۔ نادانی سے کسی ہر طرف سے دشمن کے حملے تھے۔ ہماری زمین کے قریب ہی دوسرے غیر احمدی رشتہ داروں کے گاؤں ہیں جو افغانستان میں ہماری جائیداد کے کچھ حصہ پر قابض ہو گئے ہیں۔ ان میں ایک گاؤں مرحومہ کے بھائیوں کا ہے مرحومہ کے دس بھائی تھے بڑے متمول اور بارسوخ احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ یہاں بھی انہوں نے مرحومہ کو ورغلانے کی ناکام کوشش کی لیکن مرحومہ کا ایمان اس قدر مضبوط تھا کہ سب کو صاف الفاظ میں کہا کہ احمدیت کی خاطر میں تم سب بھائیوں کو چھوڑ سکتی ہوں۔ چنانچہ ان کی مخالفت کے سبب ان سے تعلقات منقطع کئے اور احمدیت کی تعلیم پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

آپ کو سچی خوابیں بھی آتی تھیں وفات سے تین چار ماہ قبل خاندان میں ایک رشتہ کے بارے میں آپ سے دعا اور مشورہ کے لئے عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا میں ایک خواب کی بنا پر کہتی ہوں کہ ہرگز یہ رشتہ نہ کرو ہم سب بظاہر اچھے حالات پر نظر رکھتے ہوئے حیران ہوئے کہ نانی جان کیوں اتنے اصرار سے منع فرماتی ہیں ایک ہفتہ میں ہی مزید معلومات حاصل کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر خدانخواستہ وہ رشتہ ہو جاتا تو خاندان کے انتشار کا باعث ہوتا۔

حضرت مسیح موعود، حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت مصلح موعود سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

وفات سے دو روز قبل محترم والد صاحب کو جو مرحومہ کی عیادت کی غرض سے گئے تھے اپنے پاس بلا کر نہایت کمزوری کی حالت میں فرمایا دیکھنا میں بہشتی مقبرہ سے محروم نہ رہ جاؤں والد صاحب بتاتے ہیں کہ اس دار فانی میں یہی ان کی آخری تمنا تھی۔ اس کے بعد اور کوئی خواہش نہیں کی اور جان خداوند کریم کے حضور پیش کر دی۔ الحمد للہ کہ مرحومہ کی یہ خواہش خدا تعالیٰ نے بہ احسن طریق پوری فرما دی آپ کے راحمہ کی وصیت قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا شرف بخشا۔

خاندان میں ایک دو بار آپس میں ناراضگی پیدا ہوئی آپ نے ہر بار ایک شفیق ماں کا کردار ادا کرتے ہوئے فوراً صلح کرا دی اور بات کو بڑھنے سے روکا یہ دراصل آپ کے بلند کردار بزرگی اور بے لوث محبت کا نتیجہ تھا کہ آپ کی بات کو کوئی ٹال نہ سکتا تھا۔ مجھ سے بھی نانی جان کا غیر معمولی شفقت کا سلوک تھا۔ آپ نے بچپن سے ہی مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا جب آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تو انتہائی محبت سے گلے لگاتیں بار بار میرا پیارا میرا بیٹا کہہ کر اپنی خوشی کا اظہار فرماتیں۔

بنوں شہر میں وفات پانے کے بعد آپ کا جنازہ اپنے گاؤں سرائے نورنگ لایا گیا جہاں بنوں شہر سے نورنگ سے اور قریبی گاؤں سے احمدی احباب نماز جنازہ کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح غیر احمدی دوست بھی کثیر تعداد میں افسوس کے لئے تشریف لائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری پیاری نانی جان کی مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

نانی جان مرحومہ ایک تمنا ساتھ لے گئیں وہ یہ کہ آپ نے اپنے اکلوتے صاحبزادے میجر صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب کی نرینہ اولاد نہ دیکھی جس کے لئے انہوں نے بہت دعائیں کیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ نانی جان کی دعائیں قبول فرمائے اور ان کے صاحبزادہ کو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔

اکناف عالم میں مساجد کا قیام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنین کو بار بار نماز قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے نیز نماز باجماعت کے لئے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ کا ارشاد بھی موجود ہے اور روحانی تزکیہ اور ترقی کے لئے كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

. . . . .

. . . . .

کی زریں ہدایت بھی ارشاد ہوئی ہے۔ امت محمدیہ کے لئے ان ہدایات کی تعمیل اور ان کے فوائد سے متمتع ہونے کا واحد ذریعہ مسجد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد مسلمانوں کی شیرازہ بندی کے قیام کے لئے اجتماعی مساعی کا آغاز مسجد کے قیام سے ہی فرمایا۔ الغرض مسلمانوں کی قومی زندگی کی بقا کے لئے تعمیر مساجد ازبس ضروری ہے۔

تعمیر مساجد کے متعلق سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) "مسجدیں ایسی چیز ہیں کہ ان کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے"

(۲) "یہ ایک برکت کی چیز ہے جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھی ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے"

پس تعمیر مساجد جیسا کہ بیرون کے بابرکت پروگرام میں دل و جان سے حصہ لینا ہر احمدی مرد، عورت اور بچہ کا فرض ہے تا دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو۔

(وکیل اعلیٰ اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

وصایا

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت ۱۳۶۱۳

میں منورہ خانی اہلیہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب خانی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انگارپور ڈاک خانہ خاص ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۶۸/۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس حسب ذیل کی جائیداد ہے۔

۱۔ مہر مبلغ تین صد تیرہ روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے

نوٹ۔ معمولی زیور بالیاں اور چوڑیاں جن کی قیمت صرف بیس روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت آئندہ پیدا ہونے والی جائیداد اور بوقت وفات ثابت ہونے والی جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

الامتہ :- منورہ خانی
گواہ شد :- شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ
گواہ شد :- عبدالرحمٰن خانی خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۶۲۶

بشریٰ بیگم زوجہ مکرم شیخ محمد نصیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ (انڈیا)۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۶۸/۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد درج ذیل ہے۔

۱۔ مہر ایک ہزار دو صد بذمہ خاوند ۱۲۰۰/-
۲۔ زیور طلائی ایک ہار وغیرہ وزنی چار تولہ قیمتی چھ صد چالیس روپیہ (۶۴۰) نقرئی ایک

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جو مزید جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔

الامتہ : بشریٰ بیگم
گواہ شد :- محمد نصیر الدین خاوند موصیہ
گواہ شد :- آفتاب الدین عرفانی خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ

ہمیشہ جوان رہنے کا نسخہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

" اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت معلوم نہیں ہوتی تو تم خدا کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ ...... تمہاری قربانی ہر روز بڑھتی چلی جائے تاکہ تم اپنی ذمہ داریوں کی گاڑی کو بار بر کھینچ سکو"۔

جس قوم کے افراد کی قربانیوں کا یہ معیار ہو اس کے ہمیشہ جوان رہنے میں کسی کو شبہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام کو قیامت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اکناف عالم میں تعمیر مساجد کی خاطر اپنے عزیز اموال سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق پیش کرتے رہیئے تا زمین کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

پاکستانی بری فوج میں کمشن (لانگ کورس)

شرائط :- عمر۔ سویلین۔ ۱۷ تا ۲۲۔ فوجی ملازم ۱۷ تا ۲۳ سال غیر شادی شدہ۔ اگر ۲۰ سال سے کم عمر ہے۔ ۲۰ سال سے زائد شادی شدہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

تعلیمی قابلیت :- سویلین۔ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ فوجی ملازم۔ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج یا فوج کا سپیشل تعلیمی سرٹیفکیٹ۔

مزید ہدایات و تفصیل کے لئے دفاتر ریکروٹنگ آفیسرز۔ اسٹیشن ہیڈکوارٹرز ضلع کالجز وغیرہ کی طرف رجوع کریں۔

درخواست مجوزہ فارم مع دو فوٹو۔ تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول۔ پانچ روپیہ کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام ڈی۔ پی۔ اے۔ جی۔ ایچ۔ کیو یا خزانہ کی ۵/- کی رسید۔

درخواست پی۔ اے۔ ڈائرکٹریٹ۔ پی۔ اے۔ جی (اے) اے۔ جی برانچ جی ایچ۔ کیو۔ راولپنڈی میں معرفت کاکول اکیڈمی ۶۸/۹/۳۰ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ (پ۔ ٹ ۶۸-۹-۲)

پاکستانی فوج میں شارٹ سروس

شعبہ	قابلیت تعلیمی	۱۵ ستمبر کو عمر
۱۔ الیکٹریکل مکینکل انجینئرز	ڈگری ان الیکٹریکل یا مکینکل انجینئرنگ	۲۰ تا ۲۷ سال
۲۔ آرمی ایجوکیشنل کارپس	ایم اے۔ ایم۔ ایس۔ سی II ڈویژن یا بی اے۔ بی۔ ایس۔ سی آنرز یونیورسٹی کا M.Sc/M.A. یا ایم اے انگلش III ڈویژن درخواست دے سکتا ہے	۲۰ تا ۲۸

لیفٹیننٹ ۸ ماہ کی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد باقاعدہ کمیشن دیا جائے گا۔ فارم درخواست و ہدایات ریکروٹنگ افسران سے لے سکتے۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ حیدر آباد۔ کراچی یا سٹیشن ہیڈکوارٹرز پشاور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ بہاولپور۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ کوہاٹ۔ سرگودہا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے برائے مشرقی پاکستان۔ ریکروٹنگ افسران۔ ڈھاکہ کومیلا۔ رنگپور یا سٹیشن ہیڈکوارٹرز ڈھاکہ۔ کومیلا۔

درخواست کا پتہ جی۔ ایچ۔ کیو۔ اے۔ جی۔ برانچ۔ پی۔ اے ڈائرکٹریٹ پی اے۔ 3 (B) راولپنڈی۔ درخواست کے ہمراہ ۵/- کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام ڈی۔ پی۔ اے۔ جی ایچ کیو راولپنڈی فوٹو کی دو کاپیاں مصدقہ گزیٹڈ افسر صاحب درجہ اول تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول۔ درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ ۶۸/۹/۱۵
(پ۔ ٹ۔ ۶۸-۹-۳)

پاکستان ایئر فورس میں خاص مقاصد کے لئے (تعلیمی برانچ) شارٹ سروس

شرائط :- کم از کم سیکنڈ کلاس ایم۔ اے انگلش یا سائیکالوجی۔ تاریخ یا فزکس۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ بی۔ ایڈ۔ بی۔ ٹی اور تجربہ کار ٹیچر کو ترجیح دی جائیگی۔ (پ۔ ٹ۔ ۶۸-۹-۲)

(ناظر تعلیم)

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے گویا صرف ایک ماہ باقی ہے اسلئے تمام لجنات کی عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ پوری توجہ اور محنت سے کام لیتے ہوئے اپنا بجٹ پورا کرنے کی انتہائی کوشش کریں۔ جن لجنات کی طرف سے دوران سال میں بالکل چندہ وصول نہیں ہوا انہیں علیحدہ یاد دہانی کے خطوط بھجوائے جا چکے ہیں۔ برائے مہربانی تمام بقایا جات وصول کرکے ۳۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والا چندہ دوران ۲ سال میں جمع نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کی کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قربِ الٰہی حاصل کرنے کا زرّیں موقعہ (المصلح الموعودؓ)

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کردو اور دُنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دُنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔
یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے"

اس ارشاد کے پیش نظر اپنا محاسبہ فرمائیے اور سالِ رواں ختم ہونے سے پہلے اپنا کیا ہوا وعدہ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہے۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"
(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱- ملک محمد عمر خان عرائض نویس مانسہرہ پر ۲ ستمبر کو فالج کا حملہ ہوا ہے وہ سول ہسپتال مانسہرہ میں داخل ہیں، اور طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ موصوف مخلص احمدی اور کثیر العیال ہیں۔ (محمد عمر خان اپیل نویس مانسہرہ)
۲- عزیزم محمد اقبال ابن شیخ عبدالواحد صاحب کوئٹہ بیمار ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ علیل ہے جس کی وجہ سے ان کے بچوں اور عزیز و اقارب کو بہت پریشانی ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے عزیز موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محتاج دعا شیخ نذیر احمد سیف ۲/۶ دار الرحمت شرقی ربوہ)
۳- میری اہلیہ ایک سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (اللہ دتہ چک ۹۸ شمالی)
۴- عزیزم خلیل الرحمٰن قیصر متعلم سیکنڈ ایئر ان دنوں بعارضہ انفلوئنزا علیل ہے نیز خاکسار ان دنوں پریشان ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے (والسلام عبداللہ باجوہ دار الصدر غربی ربوہ)

گورنمنٹ کالج

نوٹس داخلہ

بی اے، بی ایس سی پارٹ اول میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں کالج کے دفتر میں ۱۰ ستمبر ۱۹۶۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں درخواستوں کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹوں کی تصدیق شدہ نقول کا ہونا ضروری ہے بی اے کے امیدواروں کا انٹرویو ۱۲ اور ۱۳ ستمبر اور بی ایس سی کے امیدواروں کا انٹرویو ۱۴ اور ۱۶ ستمبر کو ہوگا۔
پرنسپل
1209 - 68 ر ۱۲ ر ۱۴

ضروری اعلان

حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقع پر اجتماعی کھیلوں میں شمولیت کے لئے مجالس کو چھ حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ان حلقوں میں سے ہر کھیل میں صرف ایک ٹیم ہی حصہ لے سکے گی۔ آپ کی سہولت کے لئے ہر حلقے کے نمائندے کا پتہ درج کیا جاتا ہے تاکہ آپ اُن سے رابطہ قائم کرکے اچھی ٹیموں کو مضبوط بنائیں حلقوں کا اعلان پہلے ہو چکا ہے

۱- مکرم نعیم احمد خان صاحب 76/2/ب پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹
(نمائندہ حلقہ کراچی۔ حیدر آباد۔ کوئٹہ ڈویژن و مشرقی پاکستان)
۲- مکرم خواجہ حمید اسلم صاحب معرفت دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور
(نمائندہ حلقہ لاہور ڈویژن)
۳- مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ c/o مسجد نور جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی
(نمائندہ حلقہ راولپنڈی۔ آزاد کشمیر و پشاور ڈویژن)
۴- مکرم راجہ ناصر احمد صاحب 607/B پیپلز کالونی لائل پور
(نمائندہ حلقہ سرگودہا ڈویژن حلقہ احمد نگر)
۵- مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب مسجد احمدیہ ساہیوال
(نمائندہ حلقہ ملتان۔ بہاولپور۔ خیرپور ڈویژن)
۶- مکرم مہتمم صاحب مقامی نمائندہ حلقہ ربوہ و قادیان

قائدین کرام جلد از جلد اپنے کھلاڑیوں کے کوائف سے مندرجہ بالا پتہ پر اپنے متعلقہ نمائندہ کو مطلع کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(نائب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدگی رسید بک

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ رکھ شیخ کوٹ نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک ۱۶۵۲۹ انہیں گم ہو گئی ہے اس لئے جملہ احباب جماعت کو اطلاع کی جاتی ہے کہ اس رسید بک پر کوئی چندہ نہ دیں اور اگر کسی دوست کے علم میں یہ رسید بک ہو تو نظارت ہذا کو فوری بھجوا کر ممنون فرما دیں۔
(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم شیخ خلافت حسین صاحب جو اٹھارہ سال سے محکمہ بجلی لاہور میں ملازم تھے مورخہ ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۳ اگست ۶۸ء کو بجلی کا جھٹکا لگنے سے بعمر ۳۸ سال وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔
مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری امیر مقامی ربوہ نے بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا۔ مرحوم کی والدہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خادمہ اور بچوں کی آیا تھیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (نسیم احمد خان محلہ دار الیمن ربوہ)

رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوعِ انسان سے عدیم المثال محبت اور ہمدردی تھی

آپ کی زندگی عقل و خرد اور جذبات کے اظہار کا بہترین نمونہ تھی

رقم فرمودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ۔ اے محمد رسول اللہ! یہ عظیم الشان کلام جو ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے اسے لوگوں تک پہنچانے اور انہیں اس لازوال دولت سے متمتع کرنے کے لئے تیرے دل میں بنی نوع انسان کی ہدایت کی اتنی شدید تڑپ پائی جاتی ہے کہ شاید تو اپنی جان کو اسی غم میں ہلاک کر لے گا کہ کیوں یہ لوگ اس کتاب مبین پر ایمان نہیں لاتے جو ان کی دنیوی اور اخروی بہبود کے لئے نازل کی گئی ہے اور جس میں ان کی تمام روحانی اور جسمانی ترقیات کے راز مضمر ہیں۔ بَخَعَ کے معنے ہوتے ہیں۔ اس طرح چھری پھیری کہ گردن کے پچھلے حصے تک پہنچ گئی۔ گویا ذبح کرنے میں مبالغہ اور سختی سے کام لیا۔ ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے اتنی شدید محبت تھی کہ وہ اُن کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے تھے۔ اور ان کے ہدایت نہ پانے کو اس طرح محسوس کر رہے تھے جس طرح جوش سے بھرا ہوا انسان آگے سے چھری پھیرنا شروع کرتا ہے تو گردن کے پچھلے حصے تک کاٹ جاتا ہے۔ دنیا میں اب تک ہزاروں انبیاء گزرے ہیں مگر بنی نوع انسان کی محبت کا یہ مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہوا حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی جہاں ایک طرف عقل و خرد کی بہترین مثال ہے وہاں اس کے ذریعہ جذبات کا بھی نہایت پاکیزہ ظہور ہوا ہے اور یہ جذباتی تمثال حقیقت اس نہایت لطیف شعر کا مصداق ہے کہ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دنیا میں خالی عقل نے کبھی زندگی نہیں پائی زندگی ہمیشہ عشق نے پائی ہے جذبات نے پائی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے فلاسفر اور عاشق گزرے ہیں۔ لیکن جو حکومت عشاق نے لوگوں کے دلوں پر کی وہ فلاسفروں کو حاصل نہیں ہوئی ...... جتنے دلوں پر عشق نے قبضہ کیا ہے عقل نے نہیں کیا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف عقل کے میدان میں ہی اپنی برتری ثابت نہیں کی بلکہ جذبات کے میدان میں بھی وہ سب عاشقوں سے آگے بڑھ گئے ...... خدا تعالیٰ کے عشق کو جانے دو کیونکہ وہ تمام لوگوں کی رسائی سے بالا ہوتا ہے۔ انسانی عشق کو لے لو مجنوں کیا تھا۔ ایک عورت کا عاشق تھا اس کا عشق باغرض تھا وہ اس سے متمتع ہونا چاہتا تھا اس کے حسن سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا مگر اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق جو دنیا سے تھا وہ کسی فائدہ کی غرض سے نہ تھا۔ تمتع کے خیال سے نہ تھا اور پھر وہ ایک دو سے نہیں دوستوں اور پیاروں سے نہیں حسینوں سے نہیں بلکہ سب سے تھا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء ص ۲۵۱)

پاکستان کی مسلح افواج ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہیں

آج کا دن اظہار تشکر کے ساتھ وطن کے لئے قربانی کے عزم کا دن ہے

یوم دفاع پاکستان پر قوم کے نام صدر ایوب خان کا پیغام

راولپنڈی ۶ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان ملک بھر میں نہایت جوش و خروش اور تزک و احتشام سے منایا گیا۔ نماز فجر کے بعد مساجد میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی اور سلامتی و استحکام کے لئے دعائیں مانگی گئیں مسلح افواج کی پریڈیں ہوئیں۔ جنگی سامان کی نمائشوں کا انعقاد عمل میں آیا نیز جگہ جگہ جلسے اور ثقافتی تقاریب منعقد ہوئیں۔ اس موقع پر صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے قوم کے نام ایک پیغام میں فرمایا کہ :-

پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کا خطرہ ابھی تک دور نہیں ہوا۔ بھارتی حکمران اپنے عوام کی مشکلات کے باوجود زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ان حالات میں ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنے دفاع کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج کو ہر قسم کے سازوسامان سے لیس کر دیا گیا ہے اور وہ ملک کی سلامتی کو لاحق ہونے والے ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

صدر ایوب نے کہا کہ یوم دفاع پاکستان ہمارے لئے مسرت اور ماضی کے واقعات کی یاد تازہ کرنے کا دن ہے آج ہم خوش ہیں اور نہایت عجز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں تین سال پہلے اپنے ملک کی سلامتی کو لاحق ہونے والے بہت بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے عزم اور حوصلہ عطا کیا۔ ہمارا موقف حق و انصاف پر مبنی تھا۔ اور ہر پاکستانی نے اس کے تحفظ کے لئے اپنے اتحاد اور یقین اور عزم کے ساتھ جنگ لڑی۔ قوم اس آزمائش سے عظمت شعور اور یکجہتی کے احساس کے ساتھ سرخرو ہو کر نکلی۔ ہر شخص نے اپنے اندر عظمت و قوت کے بے پناہ وسائل دریافت کر لئے۔ صدر نے کہا کہ جنگ میں ہماری مسلح افواج نے اس عزم اور شجاعت کا مظاہرہ کیا کہ جدید دور کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ بہت سے جانبازوں نے ملک کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ ان کی یاد ہماری زندگی کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان کی مثالیں ہمیشہ بلندیوں تک پہنچنے کے لئے ہماری رہنمائی کرتی رہیں گی۔ ایک احسان مند قوم آج اپنے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یوم دفاع ماضی کی یاد تازہ کرنے کا دن اس لئے ہے کہ جو خطرہ تین سال پہلے ہمارے سر پر مسلط ہوا تھا ابھی تک موجود ہے۔ بھارتی حکمران اپنے عوام کے مصائب سے لاپرواہ ہو کر زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں اس حقیقت کو ہم اپنی تباہی کا خطرہ مول لے کر ہی نظر انداز کر سکتے ہیں۔ دنیا اس بات کو جانتی ہے کہ ہم امن کے خواہشمند ہیں اور سالہا سال سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ بھارت کے ساتھ ہمارے تنازعات کا پرامن طور پر منصفانہ اور باعزت حل نکل آئے۔ بھارت نے ابھی تک ہماری کوششوں کا کوئی بامعنی جواب نہیں دیا لیکن ہمیں اب بھی امید ہے کہ ایک دن آئے گا۔ جب بھارت پاکستان کے ساتھ پرامن رہنے کی افادیت کو تسلیم کرے گا یہ دن کروڑوں انسانوں کے لئے خوشحالی کے دور کا نقیب ہوگا۔ کیونکہ وہ خوف و ہراس کی حالت سے نکل کر اپنی صلاحیتیں اور وسائل معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے وقف کر سکیں گے۔

صدر ایوب نے کہا کہ جب تک یہ دن نہیں آتا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہیں۔ اور ایک مؤثر دفاعی فوج تیار کریں ہم یہ فرض ادا کر رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے فضل سے آج ہماری مسلح افواج ہر قسم کے سازوسامان سے لیس ہیں اور ملک کی سلامتی کو لاحق ہونے والے ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔

صدر نے عوام سے اپیل کی کہ آج کے دن وہ خود کو قومی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم خواہ کسی بھی حیثیت سے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں ہمارا مقصد ملک کی سلامتی اور عوام کی فلاح و بہبود ہونا چاہیئے۔

تلاش گمشدہ

میرا بھتیجا بعمر ۱۲ سال ۴ ستمبر سے گم ہے نام ذوالفقار احمد ہے۔ قد درمیانہ آنکھیں بھوری بال بھورے بکیر دار قمیض اور پاجامہ پہنے ہوئے ہے پاؤں سے ننگا ہے اگر کسی کو ملے تو پہنچا کر ممنون فرمادیں۔

(خورشید بیگم بیوہ محمد حسین مرحوم محلہ دارالرحمت غربی الف ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴